حضرت مولانا لطافت الرحمان صاحب
جامعہ اسلامیہ بہاولپور۔

قرآنِ کریم کس قسم کی کتاب ہے ؟

اس سوال کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ یہ کتاب شاہی فرامین اور خدائی احکام و ارشادات کا مجموعہ ہے۔ اس کو خداوندِ پاک، خالقِ کائنات، مالکِ موجودات، احکم الحاکمین، رب العالمین نے نازل فرمایا ہے۔ جسکی صورت یہ ہوئی کہ مرکزی دفترِ اعلیٰ (لوحِ محفوظ) سے بیک وقت عالمِ انسان کے قریبی دفتر (آسمانِ دنیا میں) میں ایک طے شدہ نظامِ تکوین کے تحت نازل کر دی گئی۔ پھر حسبِ ضرورت جب اپنے اوقات اور حالات میں ان مقدرات اور واردات کا ظہور ہوتا رہا۔ تو اس کتاب کے متعلقہ حصے (آیت یا چند آیات) کا نزول ہوتا گیا۔ اور ۲۳ سال کے عرصہ میں ان جواہر پاروں کا نزول مکمل ہوا۔ جنکا شیرازہ بظاہر تو منتشر تھا، لیکن درحقیقت نہایت مربوط و منظم اس وجہ سے تھا کہ ان کو اُس بندۂ خدا کی ہدایت و ارشاد سے یہ موجودہ کتابی شکل و ترتیب دے دی گئی تھی، جن پہ کتاب نازل ہوئی۔ اور اس کتاب کو جو قاصد لے کر آتا رہا وہ بھی درگاہِ خداوندی کا انتہائی با اعتماد اور معزز و موقر فرشتہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھا۔ چنانچہ انہی کے بارہ میں فرمایا گیا ــــ وانہ لقول رسول کریم ـ ذی قوۃ عند ذی العرش مکین۔ مطاع ثم آمین۔

بلاشبہ یہ قرآن اس معزز قاصد کا لایا ہوا پیغام ہے جو بڑا طاقتور، خداوندِ عرش کے یہاں قدر و منزلت والا ہے، اور فرشتوں کا سردار اور امانت دار ہے، اور جسطرح اس کے معانی اور مضامین خداوند پاک کے ہیں، اسی طرح اس کے الفاظ و عبارات بھی اُس خدا کے ہی ہیں؛ جسکی حکمت و قدرت معلومات اور کمالات کی کثرت انسانی اندازہ سے باہر اور کائنات کے

احاطہ سے وراء الوراء ہے، خود فرما رہے ہیں :

قل لو کان البحر مداد لکلمات	کہہ دیجئے کہ اگر تمام سمندروں کو خدا کے کلمات
ربی لنفد البحر قبل ان تنفد	لکھنے کیلئے بطور روشنائی استعمال کیا جائے
کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا	اور ایک سمندر کا اضافہ بھی کیا جائے، تب بھی
	کلام الٰہی کا اختتام نہیں ہوگا۔

نیز فرمایا گیا ہے :

ولو ان ما فی الارض من شجرۃ	یعنی روئے زمین کے تمام درختوں کو قلم اور
اقلام والبحر یمدہ من بعدہ	سمندروں کو روشنائی قرار دیا جائے بلکہ سات
سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ	سمندر مزید ملا دئے جائیں تو بھی لکھتے لکھتے
ان اللہ عزیز حکیم ۔	خداوند پاک کے کلمات ختم نہیں ہوں گے
	بیشک خدا غالب اور حکیم ہے ۔

....

اب ظاہر ہے کہ جب خدا نے اپنی غیر متناہی کلمات کا وہ خلاصہ دنیا میں بھیجا جس میں تمام نسل انسانی کیلئے (بلکہ جن وانس دونوں کیلئے) تا قیام قیامت ہر طرح کے حکم ومصالح، عدل و انصاف کے اصول کو درج فرمایا۔ اور اس کامل ومکمل پیغام کا پیغام رساں بھی اپنے خاص الخاص بندوں میں سے ایسی عظیم ہستی کو قرار دیا جو نوع انسانی کا ایک بے مثال فرد ہے۔ اور جس میں انسانیت کے تمام کمالات واوصاف، دیانت وامانت اور خلق عظیم کے علاوہ فصاحت و بلاغت دور فہمی اور نکتہ رسی وغیرہ بے شمار صلاحیتوں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ حضرت حسان بن ثابتؓ نے خوب فرمایا ہے ؎

فاحسن منک لم ترقط عینی	واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرءا عن کل عیب	کانک قد خلقت کما تشاء

آپ سے زیادہ خوبصورت ہرگز نہیں دیکھا گیا، اور آپ سے زیادہ جمیل نہیں پیدا ہوا، آپ ہر نقص وعیب سے پاک پیدا کئے گئے، گویا اس طرح پہ پیدا ہوئے جو آپ نے چاہا۔ اس پر مزاد یہ کہ اس خدائی پیغام کے فہم ونفاذ کے تمام ترذرائع اور اسباب مہیا کئے گئے، اور اس کے من وعن محفوظ ہو جانے اور اس کے بیان وتبیین کی ذمہ داری کا جو احساس آپ کو تھا اور جو فکر ان کو لاحق تھی اس بارہ میں بھی ان کو مطمئن کر کے فرمایا گیا : لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان

علینا جمعہ وقرآنہ فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ ثم ان علینا بیانہ ۔ (آپ عجلت حفظ کی خاطر اپنی زبان کو حرکت دینا بند کیجئے کیونکہ ہمارے ہی ذمہ ہے اس قرآن کو جمع کرنا اور آپ پر پڑھنا ہاں جب ہم نے پڑھا تب اس کو پڑھئے)

پھر ہم پر اس کا بیان بھی ہے۔ اللہ کا وہ بندہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے، جن کا سلسلہ نسب ۲۲ پشتوں پر حضرت ابراہیمؑ سے ملتا ہے۔ یہ عرب قوم کے شریف تر خاندان قبیلہ قریش کے چشم وچراغ ہیں، ملک عرب میں ۵۷۱ء میں ان کی ولادت ہوئی، ولادت و بعثت سے قبل صرف عرب قوم نہیں بلکہ پوری انسانیت جس جہالت اور ظلمت میں تھی اور اپنے معبود حقیقی سے جس قدر دور اور نابلد تھی، اس کی داستان اوراق تاریخ میں درج ہے، اور خداوند تعالیٰ کا فرمان ہے:

هو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلو علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین۔

خدا وہ ذات ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک ایسا رسول بھیجا جو ان پہ خدا کی آیات پڑھتے ہیں اور ان کا تزکیہ کرتے ہیں، اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتے ہیں، اور یقیناً وہ اس سے قبل کھلی گمراہی میں تھے۔

بہرکیف اس کم مدت میں محیر العقول کارناموں کی تکمیل فرماکر ۶۳۲ء میں ہدایت وعرفان کا یہ آفتاب عالمتاب بظاہر غروب ہوا، مگر ان کی تعلیمات اس قرآن کی وجہ سے جو اس کا ابدی لافانی معجزہ ہے، زندہ ہے ؎

افلت شموس العالمین وشمسنا　　　ابداً علیٰ افق العلیٰ لا تغرب

تمام عالم کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا سورج بلندی کے افق پر ہمیشہ ہمیشہ تاباں ودرخشاں رہے گا۔

ہمارے اس اجمالی خاکہ سے اس سوال کا مختصر جواب بھی ہوگیا۔ تفصیل وتوضیح کی گہرائیوں اور بے پناہ وسعتوں کا پتہ بھی چلا کہ جب یہ مالک فرش وعرش کا کلام ہے، اور اسی ہیاۃ کذائیہ سے واقعۃً اس ذات خداوندی کی طرف منسوب ہے، تو ظاہر ہے کہ یہ کس قسم کی کتاب ہے

ع　قیاس کن زگلستان من بہار مرا

اب تشریح وبیان جو کچھ حسب موقعہ وحال ہے وہ یہ کہ قرآن کس قسم کی کتاب ہے:

اس سوال کا تجزیہ کر کے جواب میں چار عنوان قائم کئے جاتے ہیں، اور ہر ایک پر حسب توفیق لکھنے کے بعد دیگر تین حصوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔

—— قرآن قرآن کی نظر میں —— قرآن رسول کی نظر میں —— قرآن اپنوں کی نظر میں ——

—— قرآن غیروں کی نظر میں ——

قرآن قرآن کی نظر میں

خود خداوند کائنات نے قرآن کے بارہ میں فرمایا ہے کہ یہ قرآن نہایت کامل و مکمل کتاب ہے عظیم رہنما ہے، اس کے برحق ہونے میں کسی کو ریب و تردّد، قلق و اضطراب کی گنجائش نہیں اور جو لوگ اس کی تعلیمات سے فائدہ اٹھاتے ہیں ان کے اوصاف یہ ہیں:

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ..... الی ..... اولٰئک ھم المفلحون ○ یہ کامل و مکمل کتاب ہے۔ اس میں تردّد کی گنجائش نہیں، ان خداترسوں کیلئے کامل راہنما ہے، جن کے اوصاف حسب ذیل ہیں —— (آگے آیت میں) ھم المفلحون تک ان متقین کے اوصاف ہیں، دوسری جگہ قرآن کو نور فرمایا

یاایھا الناس قد جاءکم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نوراً مبینا۔ (اے لوگو تمہارے پاس خدا کیطرف سے برہان اور نور آیا ہے) قرآن کو حق بھی فرمایا: "یاایھا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فاٰمنوا خیراً لکم"

(اے لوگو! تمہارے پاس حق کتاب کو لے کر رسول آیا، تم اس پر ایمان لے آؤ اور اپنے لئے خیر کی جستجو کرو۔)

...

قرآن سیدھی راہ دکھاتا ہے:

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم۔

یہ قرآن اس راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے جو نہایت سیدھا ہے۔

قرآن غور و فکر، عمل و تدبر کیلئے نازل ہوا ہے۔

انا انزلنا علیک القرآن لتبین للناس ما نزّل الیھم ولعلھم یتفکرون۔

ہم نے آپ پر قرآن کریم نازل کیا، تاکہ آپ اس کو لوگوں سے بیان کریں اور اس میں غور و فکر کریں۔

قرآن باطل کی آلائشوں سے صاف اور منزہ ہے :

لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید۔

اس قرآن کے پاس باطل نہ آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے یہ حکیم وحمید خدا کی نازل کردہ کتاب ہے۔

قرآن ضروری امور کا تبیان ہے :

تبیانا لکل شئی وھدی ورحمۃ وبشری للمومنین۔

اس قرآن کو ہر شے کا تبیان اور ہدایت و رحمت اور بشارت بنا کر نازل کیا گیا۔

قرآن کے نغمۂ حق سننے سے انسان کے علاوہ جنات کی ایک جماعت نے جو اثر لیکر اسلام قبول کیا اور قرآن کے بارہ میں جو رائے قائم کی اور شرک کے خلاف جو باہمی عہد و پیمان کیا اس کا ذکر حق تعالیٰ نے فرمایا :

قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا۔ یھدی الی الرشد فآمنا بہ ولن نشرک بربنا احدا۔

کہہ دیجئے کہ مجھے وحی کے ذریعہ بتایا گیا کہ جنات کی ایک جماعت نے قرآن سنا تو کہا کہ ہم نے ایسا عجیب قرآن سنا جو راہ راست بتلاتا ہے، ہمارا تو اسی پر ایمان ہے۔ اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے۔

قرآن اپنی ظاہری و باطنی، لفظی اور معنوی خوبیوں کی وجہ سے سننے والے کے گوشت و پوست کو متاثر کرتا ہے۔

اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم وقلوبھم الی ذکر اللہ ذالک ھدی اللہ یھدی بہ من یشاء ومن یضلل اللہ فمالہ من ھاد۔

خدا نے بہت عمدہ کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ اس کے مضامین باہم ملتے جلتے ہیں، بار بار دہرائی گئی ہے جس سے ان لوگوں کے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں بدن کانپ اٹھتے ہیں۔ پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کو وہ چاہتا ہے اس کے ذریعہ ہدایت دیتا ہے۔ اور خدا جس کو گمراہ کرتا ہو۔ اس کا کوئی ہادی نہیں۔

قرآن کو انتہائی حکیمانہ اور حاکمانہ قانونی نظم و نسق اور عدل و ضبط کی وجہ سے ثقیل کہا گیا ہے۔ فرمایا ہے:

انا سنلقی علیک قولا ثقیلا — ہم تم پر ایک بھاری کلام ڈالنے کو ہیں۔

قرآن میں کتنا جلال اور زور ہے۔ فرمایا ہے:

لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لرأیته خاشعا متصدعا من خشیة الله۔ — اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتار دیتے تو تم دیکھ لیتے کہ وہ پہاڑ خوف خدا سے پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔

...

قرآن رسول کی نظر میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

ان هذا القرآن مأدبة الله فأتوا من مأدبته ما استطعتم، ان هذا القرآن حبل الله وهو النور المبین والشفاء النافع عصمة لمن تمسك به ونجاة لمن تبعه، لا یعوج فیقوم ولا یزیغ فیستعتب ولا تنقضی عجائبه ولا یخلق علی كثرة الرد (رواه ابن ابی شیبة ومحمد ابن نصر وابن الانباری فی المصاحف والحاکم والبیهقی عن ابن مسعود)

یہ قرآن خدا کا دستر خوان ہے تم سے جہاں تک ہو سکے، اس سے کچھ حاصل کرو، یہ قرآن خدا کی رسی ہے اور یہ نور مبین اور شفاء نافع ہے یہ قرآن عذاب خداوندی سے بچاؤ اور نجات کا ذریعہ ہے ان کیلئے جنہوں نے اس پر اعتماد اور عمل کیا یہ قرآن راہ حق سے منحرف نہیں ہوتا، تاکہ سیدھا کیا جاوے، اور نہ ہی اس کے عجائب ختم ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی بار بار دہرانے سے پرانا ہو جاتا ہے۔

...

نیز فرماتے ہیں:

انها ستکون فتنة قیل فما المخرج قال کتاب الله فیه انباء من قبلکم وخبر من بعدکم وحکم ما بینکم وهو الفصل لیس بالهزل من ترکه — عنقریب ایک فتنہ برپا ہوگا، عرض کیا گیا کہ حضور پھر اس سے مخلص کیا ہو، فرمایا خدا کی کتاب اس میں گذشتہ اقوام وملل کی پوری خبر اور آئندہ نسلوں کا پورا حال درج ہے اور یہ تمہارے

من جبار قصمہ اللہ ومن ابتغی الھدی من غیرہ اضلہ اللہ وھو حبل اللہ المتین۔
(رواہ الترمذی عن علیؓ وابن مسعود)

باہمی تنازعات کا فیصلہ کرنے والا ہے یہ کوئی دور ازکار چیز نہیں ہے جس ظالم نے اسکو چھوڑا، اسکو خدا ہلاک کرے گا۔ اور جس نے کسی اور سے ہدایت حاصل کرنا چاہی وہ گمراہ ہو جائے گا۔ یہ قرآن خدا کی مضبوط رسی ہے۔۔۔۔۔

مزید فرمایا :

مامن الانبیاء من نبی الا اعطی من الآیات ما مثلہ آمن علیہ البشر وانما کان الذی اوتیتہ وحیا اوحی اللہ الی فارجو ان اکون اکثرھم تابعا یوم القیامۃ
(رواہ مسلم عن ابی ہریرہ)

ہر نبی کو جو بھی معجزہ دیا گیا ہے تو اس جیسے معجزات پر لوگ ایمان لائے ہیں اور جو کتاب مجھ کو دی کی گئی ہے، یہ بے مثال ہے اس وجہ سے میری امید ہے کہ قیامت کے روز میرے متبعین سب سے زیادہ ہوں گے۔

قرآن اپنوں کی نظر میں

قرآن کو جن بندگانِ خدا نے اپنایا، جنہوں نے اپنی استعداد و صلاحیت کے مطابق کلی یا جزوی طور سے اس پر عمل کیا اور قرآن نے ان کو انسانیت کا سبق دیا، انہوں نے قرآن کو ایک مکمل لائحہ عمل پایا اس کتاب پر عمل پیرا امّت کی نظر میں اس کا کمال محض عقیدت اور تقلید و وابستگی پر مبنی نہیں بلکہ اصل حقیقت اور نری واقعیت پر اپنے پیش کردہ اغراض و مقاصد میں بہمہ وجوہ نہایت کامیاب اور مؤثر ہونے پر مبنی ہے، ان لوگوں نے اس کتاب کو ہر جہت اور ہر لحاظ سے آزمایا، اور اس میں دنیا و آخرت کی فلاح و نجات پائی اس کتاب سے انہوں نے قلوب و ضمائر کو صاف کیا، انہوں نے اس کتاب میں دین پایا، دنیا پائی، سیاست و حکمت پائی، عدل و انصاف پایا، غرض اس کتاب پر جس قدر غور کیا گیا، یا کیا جا سکا اس کے محاسن و کمالات ظاہر ہوتے گئے ؎

یزیدک وجھہ حسناً 　　 اذا ما زدتہ نظراً

اس کے چہرہ میں جس قدر زیادہ غور و نظر کرو گے اس قدر اس سے حسن و جمال کا ظہور ہو گا۔۔۔۔۔

درحقیقت قرآن پر ایمان لانے والے صحابہؓ، تابعین، علماء، محدثین، فقہا، صلحاء، حکماء، مؤرخین، مفسرین نے قرآن سے جو اثر لیا اور قرآن کے بارہ میں جن خیالات کا اظہار کیا کسی طبقہ وجماعت نے مجموعی طور پر یا کسی شخص نے انفرادی صورت سے کیا ہے۔ اور پورا ذخیرہ نہ یہ کہ موجود ہے بلکہ ہر دور میں اس میں اضافہ ہونا قائم و دائم ہے۔ ع

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

علمائے امت نے قرآن کریم پر مختلف طور و طریق سے غور کر کے اس سے ان بیشمار علوم کو اخذ کیا جن میں سے اکثر وبیشتر وہ ہیں جن سے صرف مسلمان قوم ہی نہیں بلکہ پوری بشریت فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اگر قرآن نازل نہ ہوتا اور ان عجیب وغریب علوم کی ایجاد نہ ہوتی تو انسان کا علمی سرمایہ نہایت ناقص و ناتمام ہوتا، وہ افادیت، فہم معنی کا ضابطہ اور سہولت یقیناً نہ ہوتی جن کی رہنمائی قرآن سے اخذ شدہ علوم نے کی ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تفسیر اتقان میں براہ راست قرآن سے اسی علوم کو اخذ کیا۔ اور فرماتے ہیں کہ یہ بھی علی سبیل الاختصار ہیں، قرآن سے اخذ شدہ چند مروج علوم وفنون حسب ذیل ہیں:-

صرف نحو، اشتقاق، معانی، بیان، بدیع، فقہ، حدیث، فرائض اصول حدیث، تفسیر، اصول تفسیر، علم کلام، علم تجوید، علم تصوف، علم الاخلاق، تعبیر الرؤیا، علم الحساب، علم طب، اصول فقہ، وغیرہ وغیرہ۔

علامہ طنطاویؒ نے تو اپنی عجیب وغریب تفسیر جواہر القرآن میں قرآن کی بلاغت کا ایک انوکھا معنی یہ بیان کیا ہے، کہ کائنات عالم سے متعلق تمام مادی اور تکوینی تحقیق و تجسس کو غایت اور نہایت تک پہنچانا، اجسام سفلیہ اور اجرام علویہ اور فضا کی لا محدود وسعتوں کا کھوج لگانا یہ بھی قرآن کی بلاغت ہے، اور بتایا کہ قرآن میں احکام شرعیہ سے متعلق اگر ۱۵۰ آیات ہیں جنکی روشنی میں قیامت تک انسان کیلئے ایک لائحہ عمل تیار کیا گیا ہے تو علم النفس اور علم الآفاق سے وابستہ ۷۵۰ آیات ہیں۔

مگر افسوس کہ علماء کرام نے قرآن کریم کے تشریحی پہلو اور لفظی بلاغت پر تو غور کیا اور اسکی معنوی علمی معلوماتی بلاغت پر مناسب توجہ نہ دی، اور اسی غفلت اور بے توجہی کو مسلمان قوم کے انحطاط کا سبب قرار دیا ہے۔

وللہ درصاحب الامالیۃ حیث یقول ؎

جمیع العلم فی القرآن لٰکن　　　　تقاصر عنہ افہام الرجال

قرآن کریم میں تمام علوم ہیں مگر لوگوں کے افہام ان کے ادراک سے قاصر ہیں

قرآن کریم ہی کے طفیل اُن کے علوم کے سلسلہ میں ابتدائی وتمہیدی علم وفن (گرامر) کو لیا جائے یا بلاغت وبیان کے اصول کو دیکھا جائے جس نے قرآن کے وجوہ اعجاز بیان کر کے دنیا والوں کو قرآن کے نرالے طرز تعبیر اور انداز بلاغت سے آگاہ کیا ہے۔ قرآن کی عبارت دلالت، اشارات مقتضی آیات محکمات اور متشابہات، غرض ہر ہر لفظ حکم ومعارف عبر ونکات نکات کا گنجینہ ہے۔ کس کس کو گنا جائے ؎

داماں نگہ تنگ وگل حسن تو بسیار　　　　گل چین بہار تو زداماں گلہ دارد

امام ابو حنیفہؒ نے قرآن سے تیرہ لاکھ احکام کا استنباط کیا ہے۔ جبکہ باقی آئمہ مذاہب نے ایک کروڑ مسائل کا استنباط کیا ہے۔ قرآن سے متعلق جو گراں قدر عظیم الشان یادگار زمانہ تصنیفات وتالیفات کا علمی ذخیرہ ہے ان سے کس کس کو دیکھ کر قرآن کی عظمت و جلال اور جامعیت وکمال کا اعتراف کیا جائے علوم فرعیہ کے سلسلہ میں فقہاء اولین کی محیطات مبسوطات ـــــ کو چھوڑ کر صاحب ہدایہ، امام برہان الدین مرغینانی کی کفایت المنتہی کو دیکھا جائے جس کو اولاً مکمل اسی جلدوں میں لکھا گیا ہے۔ پھر درس وتدریس کی سہولت کی خاطر موجودہ ہدایہ کی صورت میں صرف چار جلدوں میں اس کا اختصار کیا گیا ہے، جو پھر بھی چار ضخیم علمی فقہی جواہر پارے اور بیشمار مسائل پر مشتمل عظیم دفاتر ہیں۔ یا فن حدیث میں بخاری کی شروح وغیرہ کو دیکھا جائے یا براہ راست قرآن کی تفسیر وتشریح کا جو بے پناہ طویل سلسلہ ہے اس میں امام غزالیؒ کی تفسیر یاقوت التاویل فی اسرار التنزیل کو دیکھا جائے جو ایک سو جلدات میں لکھی گئی ہے، یا امام محی الدین ابن عربی کی تفسیر حدائق ذات بہجہ پر نظر ڈالی جائے جو ۵۰۰ جلدوں میں لکھی گئی ہے، اور سورت فاتحہ کی سات آیتوں سے متعلق ۲۵ جلدوں میں سے ۵ مکمل جلدیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سے متعلق ہیں۔ یا تفسیر علائی شیخ محمد بن عبد الرحمان بخاری اور تفسیر الاستغناء شیخ ابو بکر محمد کو سے لیا جائے جو ہر ایک، ایک ایک ہزار جلدوں میں لکھی گئی ہے۔ نیز وہ جو شیخ عبد الوہاب نے قرآن کی تفسیر ایک لاکھ اشعار میں لکھی ہے۔

قرآن بیشک ایک لامتناہی علوم اور معلومات کا خزانہ اور ہر لحاظ سے دریگانہ ہے جس سے

بقول ابن عربی ستر ہزار علوم کا استخراج کیا گیا ہے، اور اگر ایک طرف الفاظ و تراکیب کے اعتبار سے بحرِ ذخار ہے تو دوسری طرف مقصد و معنی کی رو سے بے مثال ہے، اس کے الفاظ کی فصاحت و بلاغت اسالیب و تراکیب کی موزونیت انسانی قدرت سے کہیں بالا و برتر ہے نہ تو اس کے معجز طرز بیان کو جلال و وقار کے لحاظ سے سمندر کی عظیم اور مہیب موجوں سے تشبیہ دی جا سکتی ہے، اور نہ اسکی حلاوت و شیرینی کو شہد و عسل کی شیرینی قرار دیا جا سکتا ہے ؎

مظلومة القد فی تشبیهه غصنًا — مظلومة الریق فی تشبیهه ضربًا

اس محبوبہ کے قد کو نرم شاخ سے تشبیہ دینا بھی ظلم ہے، اور اس کے لعاب کو شہد و عسل سے تشبیہ دینا بھی اسکی کسر شان ہے۔

قرآن نے اپنوں کے رگ و خون میں اپنے بارہ میں جس احترام و ادب کا جذبہ پیدا کیا، اس کا اندازہ حضرت عثمان بن عفانؓ کے اس معمول سے ہوتا ہے کہ صبح کی نماز کے بعد قرآن کو بوسہ دے کر فرماتے تھے کہ یہ خدا کا منشور، قابل ادب و احترام (فرمان) ہے، جو اس نے اپنے بندوں کے نام بھیجا ہے۔ قرآن کریم کے تقدس نے ذلیل کو عزیز اور صغیر کو کبیر کر دیا۔

حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں حضرت نافعؓ کو مکہ مکرمہ پر عامل بنایا تھا۔ حضرت عمرؓ کے بلانے پر ایک سفر میں مقام عسفان پر دونوں کی ملاقات ہوئی، تو حضرت عمرؓ نے حضرت نافعؓ سے دریافت کیا کہ مکہ مکرمہ میں اپنا جانشین کس کو مقرر کر کے آئے ہو۔؟ نافعؓ نے کہا: ابن ابزیٰ کو۔ خلیفہ نے فرمایا وہ کون ہے۔؟ نافعؓ نے کہا: وہ ہمارے آزاد کردہ غلاموں سے ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: مکہ مکرمہ جیسے اہم اور مرکزی اسلامی شہر پر ایک مولیٰ کی خلافت اور جانشینی کیسی؟ تو حضرت نافعؓ نے کہا ــــ انه عالم بکتاب الله وعالم بالفرائض۔ چنانچہ اس انتخاب فاروق اعظمؓ خوش ہوئے اور اسکی تائید میں فرمایا: اما ان نبیکم، قال ان الله یرفع بھذا الکتاب اقوامًا ویضع به آخرین۔ (حضورؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے کسی قوم کو عزت دیتا ہے اور کسی کو ذلت یعنی جس نے اپنا تعلق قرآن سے پیدا کیا معزز ہوا اور جس نے نہ کیا ذلیل ہوا۔

قرآن غیروں کی نظر میں

۱۔ چیمبرس انسائیکلو پیڈیا میں ہے ۔ "قرآن نے ظلم، جھوٹ، غرور، انتقام، غیبت، طمع، فضول خرچی، حرام کاری، خیانت، بددیانتی اور بدگمانی کی بہت سخت برائی کی ہے، اور یہ اسکی بڑی خوبی ہے۔

۲۔ ڈاکٹر گستاولی بان فرانسیسی کہتا ہے: "قرآن دلوں میں ایسا زندہ اور پُر زور ایمان پیدا کر دیتا ہے کہ پھر کسی شک کی گنجائش باقی نہیں رہتی ہے۔

۳۔ سر ولیم میور کہتا ہے۔ "قرآن نے فطرت اور کائنات کی دلیلوں سے خدا کو سب سے اعلیٰ ہستی ثابت کیا ہے اور انسان کو خدا کی اطاعت اور شکر گزاری پر جھکا دیا ہے۔

۴۔ ڈاکٹر جانسن: "قرآن کے مطالب ایسے مناسب وقت اور عام فہم ہیں کہ دنیا ان کو آسانی سے قبول کر سکتی ہے۔ مگر افسوس کہ ہم کو دیکھ دیکھ کر دنیا اس سے نفرت کر رہی ہے۔"

۵۔ مسٹر عمانوئل ڈی انش: "قرآن کی روشنی اسوقت یورپ میں نمودار ہوئی جب تاریکی محیط ہو رہی تھی، اور اس سے یونان کے مردہ عقل اور علم کو زندگی مل گئی۔"

۶۔ پروفیسر ایڈورڈ جی براؤن کہتا ہے: "جوں جوں قرآن پر غور کرتا ہوں اور اس کے مفہوم و معانی کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں، میرے دل میں اسکی قدر و منزلت زیادہ ہوتی جاتی ہے لیکن اس ..... کا مطالعہ بجز ایسی حالتوں کے کہ ..... یا تحقیق لسانی یا اس قسم کی دیگر اغراض کے لئے پڑھا جائے۔ طبیعت میں تکان پیدا کرتا ہے اور بار خاطر ہو جاتا ہے۔

۷۔ پروفیسر رینالڈ اے نکلسن: قرآن کے اثر سے عربی زبان تمام اسلامی دنیا کی متبرک زبان بن گئی اور قرآن نے دختر کشی کا خاتمہ کر دیا۔"

۸۔ مسٹر ایچ، ایس لیڈر: "تعلیم قرآن سے فلسفہ و حکمت کا ظہور ہوا، اور ایسی ترقی کی کہ اپنے عہد کی بڑی سے بڑی یورپین سلطنت کی تعلیم حکمت سے بڑھ گیا۔"

۹۔ مسٹر اسے ڈی ماریل: "اسلام کی قوت و طاقت قرآن میں ہے، قرآن قانونی اثاثہ ہے، اور حقوق کی دستاویز ہے۔"

۱۰. جان جاک ریسک جرمنی فلاسفر : "جبکہ قرآن پیغمبر کی زبان سے منکر سنتے تھے تو بیتاب ہو کر سجدہ میں گر پڑتے تھے، اور مسلمان ہو جاتے تھے۔

۱۱. تھیوڈور نولڈکی : "قرآن لوگوں کو ترغیب و ترہیب کے ذریعہ معبودان باطل سے پھیر کر ایک اور معبود حق کی طرف لاتا ہے، قرآن میں موجودہ دور اور آئندہ کے تمام علوم و فنون میری کتاب القرآن میں ملاحظہ کرو۔"

۱۲. مسٹر سٹینلے لین پول : "قرآن میں سب کچھ موجود ہے جو ایک بڑے مذہب میں ہونا چاہیئے۔ اور جو ایک بزرگ انسان (محمدؐ) میں موجود تھا۔"

۱۳. مسٹر جے۔ ٹی۔ بٹانی : "قرآن نے بے حد و شمار انسانوں کے اعتقاد و چلن پر نمایاں اثر ڈالا ہے، اور سائنس کی دنیا نے قرآن کی ضرورت کو اور واضح کر دیا ہے۔"

۱۴. ایچ۔ جی۔ ویلز : "قرآن نے مسلمانوں کو ایسے مراعات اور بندھن میں باندھ رکھا ہے جو نسل اور زبان کے فرق کے پابند نہیں ہے۔

۱۵. پادری وارشن ڈی، ڈی : "قرآن کا مذہب، امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔"

۱۶. ہندو فاضل اٹرمنڈ ٹرک : "اسلامی (قرآن) قانون ایک تاجدار سے لے کر ادنیٰ ترین افراد رعایا تک کو جاری ہے یہ ایک ایسا قانون ہے جو ایک معقول ترین علم فقہ پر مشتمل ہے، جس کی نظیر اس سے پیشتر دنیا پیش نہیں کر سکتی ہے۔

۱۷. بابا نانک : "توریت، زبور، انجیل اور وید وغیرہ سب کو پڑھ کر دیکھ لیا۔ قرآن شریف ہی قابل قبول اور اطمینان قلب کی کتاب نظر آئی۔ اگر سچ پوچھو تو سچی اور ایمان کی کتاب جسکی تلاوت سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے قرآن شریف ہی ہے۔

۱۸. بابا سیوپندر ناتھ باسو : "تیرہ سو برس کے بعد بھی قرآن کی تعلیم کا یہ اثر موجود ہے کہ ایک خاکروب بھی مسلمان ہونے کے بعد بڑے خاندانی مسلمان کی برابری کا دعویٰ کر سکتا ہے۔"

۱۹. بابو بپن چندر پال : "قرآن کی تعلیم میں ہندوؤں کی طرح ذات پات کا امتیاز موجود نہیں ہے نہ کسی کو محض خاندانی و مالی عظمت کی بنا پر بڑا سمجھا جاتا ہے۔"

۲۰. مسز سروجنی نائیڈو : "قرآن کریم غیر مسلموں سے بے تعصبی اور رواداری سکھاتا ہے، دنیا اس کی پیروی سے خوشحال ہو سکتی ہے۔"

۲۱. مہاتما گاندھی : "مجھے قرآن کو الہامی کتاب تسلیم کر لینے میں ذرا بھر بھی تامل نہیں ہے۔"

(قرآن کیا سکھاتا ہے؟ یہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)